

Registered

نورِ افشاں

حقیقی نور وہ تھا جو دنیا میں آکے ہر ایک آدمی کو روشن کرتا ہے

نمبر (۲۱) ہر ہفتہ بروز جمعہ شائع ہوتا ہے۔ ۲۴ مئی سنہ ۱۹۰۷ء جلد (۳۵)

گلدستۂ اخبار

لیورپول کا ایک ڈاکٹر جو خاص امراض چشم کا علاج کرتا ہے کہتا ہے کہ ایک ہفتہ میں ۱/۴ پونڈ تمباکو پینے سے آنکھوں کی بینائی میں فرق پڑ جاتا ہے۔ **برطانیہ عظمیٰ** کی سالانہ آمدنی......۷ پونڈ ہے۔ اور برطانیہ عنقریب فی کنبہ ۴۰ پونڈ کے حساب سے کماتا ہے۔ **سکرٹری آف سٹیٹ** نے لکھنؤ انبالہ اور پشاور کی چھاؤنیوں میں پریسبٹرین گرجے بنائے جانے کا فیصلہ کر دیا ہے۔ **کہتے ہیں** کہ جاپان زیر آتش فشاں پہاڑوں کی خاک عمارتوں کیلئے چونے کے عوض کام آتی ہے **گذشتہ** سال برطانیہ عظمیٰ میں......۳۰ بائیسکل تیار ہوئیں۔ **راولپنڈی** میں پولیس نے چودہ کس اور گرفتار کئے ہیں جنمیں دو منشی پنڈت گلا بچند وکیل کے ہیں اور لدھوشاہ پنشنیل کمشنر اور کئی ایک دولتمند ہندو شامل ہیں۔ **قحط** کی وجہ سے چین کے بعض حصص میں حالت نہایت ہی محدوش اور خطرناک ہے **لنڈن** میں جنرل بوتھ کی موجودگی سے بڑی سرگرمی پیدا ہو رہی ہے۔ آپ کالونیل پرائم منسٹروں کے درمیان بڑے سربرآوردہ ہیں۔

اجیت سنگھ کی گرفتاری کے لئے پولیس نے پانسو روپیہ کا انعام مقرر کیا ہے **سال** گذشتہ کے نومبر میں ایک شخص کی زبان یکایک بند ہوگئی۔ اور قوت بینائیہ سلب ہونے سے طاقت گفتار جاتی رہی۔ نیویارک میں اب اس کے گونگے پن کا علاج لگے حصہ سر پر عمل جراحی کرنے سے کیا گیا ہے۔ **لاہور کا** قانونی کالج یکم جون سے کھلے گا۔ **پانیئر** کا بیان ہے کہ لالہ لاجپت رائے مانڈے دواقع اپر برہما کے قلعہ میں رکھے جائینگے۔ **راولپنڈی** کے گرفتار شدہ ملزموں کے خلاف تاحال کوئی مقدمہ چلایا نہیں گیا۔ **ایک** بری کو اس جرم میں کہ اس نے ایک یورپین عورت پر حملہ کیا تھا ڈیڑھ سال قید کی سزا دی گئی۔ **امرتسر** میں گرو کے باغ میں ایک بنگالی عورت مستورات کے درمیان سودیشی تحریک اور پولیٹیکل امور پر لیکچر دے رہی ہے **نواب صاحب** ڈھاکہ کو سرکاری طور پر ہدایت کی گئی ہے کہ وہ ڈھاکہ سے باہر نہ جائیں کیونکہ اس سے بدامنی پھیلنے کا اندیشہ ہے۔ **لاہور** میں طاعون کا زور اب کم ہو گیا ہے۔ **سر ڈنزل** ابٹسن صاحب بہادر لفٹنٹ گورنر پنجاب معالجہ کے لئے ولایت جا رہے ہیں

کہتے ہیں کہ آپ کے حلق میں کوئی عارضہ لاحق ہے۔ **بڑے افسوس** کی بات ہے کہ پادری آئی فیلڈ برو صاحب پاسٹر کٹرہ کلیسیا الہ آباد کی صحت بگڑ گئی ہے۔ کلیسیا نے انہیں ایک ماہ کی رخصت دی ہے۔ **ریڈ کرسچن** کالج کے پرنسپل پادری سی ایل بیر صاحب کریسن کالج ایووا کی طرف سے ڈاکٹر آف ڈیونٹی کی ڈگری ملی ہے مبارک ہو **سی ایم ایس** کے پادری جے پی الیوڈ صاحب سوری اور ڈیرہ دون کے کام پر متعین ہوئے ہیں۔ **تہری** کی ریاست میں ایک مشن بنام تہری بورڈر ولیج مشن کا کام اب ترقی پر ہے اور وہان کا راجہ مشن کے کام سے بہ نسبت گذشتہ کے اب زیادہ خوش ہے۔ امید ہے کہ اسی مشن کی مس ورومن صاحبہ ایم ڈی ریاست تہری کے دارالخلافہ میں ڈاکٹری کا کام شروع کرینگی۔ کیونکہ وہان منادی کی اجازت مل گئی ہے۔ **لاہور** جہلم پور اور راولپنڈی کے فسادیوں کی بابت سرکار عنقریب اعلان نافذ کرنے والی ہے۔ **لیڈران** راولپنڈی کی قانونی مدد کے لئے کلکتہ کے بیرسٹر چودھری صاحب بھی تشریف لائے ہیں۔ **مدراس** کے انگریزی اخبارات زور سے چلا رہے ہیں کہ بابو بپن چندر پال پر مفسدانہ تقریروں کا مقدمہ چلایا جائے۔

ایڈیٹوریل نوٹس

معذرت

ناظرین نے گزشتہ نمبر میں راولپنڈی کے حادثہ کی بابت "ہندوستان" کا بیان دیکھا ہوگا جس سے ہمارا مقصود صرف وہاں کی پبلک کی ناجائز کارروائی اور ایڈیٹر ہندوستان کی وہ سپرٹ دکھانا تھا جس میں وہ کل مضمون لکھا گیا تھا۔ ہمیں اس سے بالکل اتفاق نہیں ہے بلکہ ہم اسکو نفرت کی نگاہوں سے دیکھتے اور اپنے راولپنڈی کے مسیحی بھائیوں سے ہمدردی کرتے ہیں۔ مگر جن اصحاب کو اس مضمون کی سپرٹ ناگوار گذری ہو اور جن پر یہہ اثر ہوا ہو کہ ہمارا کسی قسم کا اس کے ساتھ اتفاق ہے۔ اُن سے ہم اس مضمون کے اندراج کی بابت معذرت کرتے ہیں۔ اور اپنا افسوس ظاہر کرتے ہیں ۃ

پولٹیکل جلسے بند ہوگئے۔ افسوس ہے کہ پنجاب میں اُس پولیٹیکل بدامنی نے جو پنجاب کی ہندو اقوام کی جانب سے ہوئی اور جس کے سرغنہ لالا لاجپت رائے جیسے یقین کئے جاتے ہیں نہ صرف پنجاب ہی سے بلکہ شرقی بنگال اور آسام میں سے آزادی کا اور رعایا کے حقوق کا خون کردیا گورنمنٹ دیتے تھے اپنے حقوق اور آزادی اور اعتبار اور قربھی کھودیا۔ اسکی پہلی مثال اُسوقت ظہور میں آئی تھی جبکہ سرکار نے نوجوان طلباً کو پولٹیکل جلسوں میں شریک ہونے سے قانوناً بند کردیا دوسری اور زبردست اور نقصان دہ مثال اب ظہور میں آئی جبکہ ریگولیشن آف میٹنگس آرڈیننس بابت ۱۹۰۷ء کے اجرا سے پولٹیکل جلسے کرنے بالکل بند ہوگئے۔ جس کے ذریعہ ذیل کے قانون شایع ہوئے ہیں ۃ

(۱) قانون ہذا قانون جلسہ ۱۹۰۷ء کے نام سے موسوم ہوگا

(۲) یہہ قانون صرف شرقی بنگال اور آسام پنجاب کیلئے ہے۔ اور ان صوبوں میں جہاں اسکا اطلاق ان اضلاع پر ہوگا جن کے بارے میں صاحب لفٹنٹ گورنر اپنے سرکاری گزٹ میں اعلان کردیں۔

(۳) (ا) اس قانون کے مطابق کسی اعلان شدہ ضلع میں پبلک یا پولیٹکل امور پر بحث کرنیکی غرض سے کوئی جلسہ نہ ہوسکیگا تاوقتیکہ اس جلسے کے انعقاد کے ارادہ مقام اور وقت کی نسبت کم از کم ایک ہفتہ پیشتر اس ضلع کے کپتان پولیس کو اطلاع نہ دی جائے۔

(ب) کوئی پولیس افسر جس کا عہدہ ایک انچارج سٹیشن سے کم نہو اس بات کا مجاز ہے کہ وہ ایک یا دو پولیس افسران یا دوسرے آدمیوں کو اس مطلب کے لئے جلسے میں بھیجے کہ وہاں کی کارروائی کی رپورٹ لکھیں ۃ

(ج) صاحب ضلع کو اختیار ہے کہ وہ کسی جلسے کو منعقد ہونے سے روک دے اگر اُسکی رائے میں اس جلسہ کی وجہ سے حفظ امن کا اندیشہ ہو یا بے چینی یا باغیانہ سپرٹ پیدا ہونے کا خطرہ ہو۔

(د) اگر کوئی شخص کسی ایسے جلسے کا بانی ہوگا یا اسکے انعقاد میں حصہ لیگا جسکی باضابطہ اطلاع ایک ہفتہ پیشتر کپتان پولیس کو نہ دیگئی ہو تو اُسے سزا دیجائیگی جسکی میعاد قید چھ ماہ تک یا جرمانہ یا قید اور جرمانہ ہر دو ہونگی ۃ

(ہ) اگر مذکورہ بالا قواعد کو مدنظر نہ رکھکر کوئی جلسہ کیا جائیگا تو وہ قانون کی نظر میں ایک ناجائز مجمع ہوگا اور پولیس کو اُس کے منتشر کرنے کا اختیار ہوگا ۃ (اسسٹنٹ اڈیٹر)

گوجرانوالہ کے اخبار انڈیا پر مقدمہ۔ اگر ناظرین کو یہ سوجھی ہو اس اخبار کے ۲۵ اپریل کے پرچہ کو دیکھا ہوگا انہیں معلوم ہوگا اسمیں امریکہ سے ایک ہندوستانی بھائی نے اپنے ہموطن ہندوستانی سپاہیوں کے نام ایک چٹھی چھپوائی تھی جسکے ذریعہ انہیں انکی تنخواہ اور ذمہ داریوں سے آگاہ کرکے سرکار انگلیشیہ کی بری اور بحری محکمجات کے ملازمین کو ترک ملازمت کی تحریک کی تھی۔ اخبار مذکورہ بالا زیر دفعہ ۱۲۴ ہند مجرم قرار دیا گیا ہے

اخبارات پر مقدمہ کئے جانے سے دیگر اڈیٹران اخبارات ناراض ہوتے ہیں اور گورنمنٹ کو اس بات کی دھمکی دیتے ہیں کہ اخبارات پر مقدمہ کرنے سے پبلک میں بدامنی اور غلط فہمی کا امکان اور یقین پیدا ہوتا ہے۔ مگر افسوس ہے کہ وہ صرف ایک نظر سے دیکھتے اور ایک ہی پہلو کو دیکھکر یکطرفہ فیصلہ کرتے ہیں۔ اگر اخبارات پر مقدمہ کرنے سے پبلک میں ناراضگی پیدا ہوتی ہے تو کیا مخرب اخلاق اور مخدوش امن اور گورنمنٹ کے خلاف مضامین درج کرنے سے اور باغیانہ تحریک ملک میں پھیلانے سے گورنمنٹ کی ناراضگی اور نقصان نہیں ہے کیا ایسے مضامین سے پبلک کا بھی سراسر نقصان نہیں ہوتا؟ اگر جائز امور پر گورنمنٹ پر اعتراض کیا جاتا ہے تو کیوں پبلک کی ناجائز کارروائیوں پر سب سے پہلے افسوس اور نفرت ظاہر کیا جانا چاہئے؟ اخبارات کو لازم ہے کہ سب سے پہلے اپنی زبان قلم کو قابو میں رکھیں اور ناجائز اناپ شناپ و افشانی کرنے سے تھمیں اور پھر دیکھیں کہ سرکار اخبارات پر کس طرح اور کس بنا پر مقدمہ کرتی ہے۔ اگر اپنے حقوق پبلک نے سرکار سے مانگنے ہیں تو شایستہ اور بڑے ادب کے ساتھ معقول وجوہات اور دلایل سے مانگے نہ کہ ڈنڈے کے زور سے۔ یہہ تو عام بات ہے کہ اینٹ کا جواب پتھر سے دیا جاتا ہے اور جو درست ہے۔ مگر جب پبلک ہی پہلے پہلے اینٹ اٹھائے تو پھر سرکار کے پتھر اٹھانے پر کیا اعتراض اور پر آفروختگی۔ اگر کچھ شکایت ہے تو نرمی سے اور عاجزی سے سرکار میں وہ شکایت کرے۔ سرکار بالضرور وہ شکایات رفع کرنے میں کوشاں ہوگی۔ کیا سرکار ایسی اندھی ہے کہ اسکو خبر نہیں کہ سلطنت کی بنیاد اور اصلیت رعایا کی خوشنودی اور آرام میں ہے؟ اسی سبب سے ہے اور اسی سبب سے آج ایسی آزادگی اور تعلیم اور تہذیب ہماری رعایا کو دے رکھے ہیں جو شاید اس سلطنت سے پیشتر کسی سلطنت نے ہندوستانیوں کو نہ دیئے ہونگے۔ شاید ہندوستان کو نادر شاہی اور سکھا شاہی زمانہ اور سلوک بھول گیا ہو۔ سلف گورنمنٹ تو دے بیجا نہیں سکتی۔ اپنی تکالیف زبان درازی سے دور نہیں ہو سکتیں

آریہ گزٹ لاہور مطبوعہ ۹ مئی میں ایک

مضمون کو بعنوان دنیا میں مذہب عیسوی کس طرح پھیلا ہم درج اخبار کرتے ہیں اگر آریہ لوگ اور دیگر مذاہب کے لوگ اسطرح سے یہی مذہب اور یہی تواریخ کا مطالعہ کیا کریں تو امید واثق ہے کہ موجودہ تعصب دور ہو جاوے اور تحقیقات کی طبیعت پیدا ہو جو کچھ بیان شروع میں ہوا ہے وہ ذرا سا تشریح کا محتاج ہے۔ یہہ تو سچ ہے کہ مشن کا موجودہ کام روپیہ سے چل رہا ہے لیکن دیکھنا یہہ تھا کہ روپیہ اس قدر آتا کہاں سے ہے اور کیوں آتا ہے یہہ وہ روپیہ ہے جو مسیحی مرد عورت اور بچے اس ملک کی بہبودی اور روشنی پھیلانے کے لئے مسیح کی خاطر سال بسال جمع کرتے رہتے ہیں۔ گورو کل کے لئے جو روپیہ وصول ہوتا اسمیں دیش بھگتی پیٹریوٹیزم کو اپیل کیا جاتا ہے لیکن یہہ لوگ صرف مسیح کے سچے پیرو ہونیکی وجہ سے بنی نوع انسان کو اسی نگاہ سے دیکھتے ہیں جس نگاہ سے خداوند مسیح نے اسکو دیکھا اور جس کا آخری فرمان یہہ تھا کہ تمام دنیا میں جا کے انجیل کی بشارت پھیلاؤ ٭

دنیا میں مذہب عیسوی کس طرح پھیلا

(از ترجمان لالہ سانیداس جی ایم۔ اے)

بظاہر ایسا معلوم ہوتا ہے کہ مذہب عیسوی کی موجودہ عالیشان عمارت کی بنیاد میں خالی دولت ہے کیونکہ جتنے وسایل اس وقت یہ مذہب اپنے پھیلاؤ کے لئے استعمال کر رہا ہے ان سب کا انحصار روپیہ پر ہے۔ مدرسے۔ شفا خانے۔ یتیم خانے اور لاتعداد مشنری جو آجکل حضرت عیسےٰ کے مذہب کا پرچار کر رہے ہیں سب کے سب روپے کے کھیل ہیں۔ لیکن اگر غور دیکھا جاوے تو معلوم ہوگا کہ اگرچہ بیسویں صدی کے شروع میں یہہ مذہب روپیہ کی تلوار سے دنیا کو فتح کرنا چاہتا ہے۔ اس کی موجودہ ترقی کی تہ میں مال وزر نہیں۔ بلکہ وہ طاقتیں ہیں جن کا منبع انسانی آتما ہے۔ تاریخ مذہب عیسوی کا مطالعہ ظاہر کرتا ہے کہ حضرت عیسیٰ کی تعلیم کو گرہن کرنے والے معمولی ماہی گیر تھے جن کے لئے روزانہ روٹی کا سوال بھی ایک اہم مسئلہ تھا۔ زمانہ حال کے گرجوں کی عالیشان عمارتیں اور آجکل کے پادری صاحبان کی طرز رہایش کی شان وشوکت ان کے وہم وگمان میں بھی نہیں آسکتی تھی۔ سوسائٹی میں ان کی کوئی حیثیت نہیں تھی۔ اور انکی تسلی وتشفی کا سہارا صرف انجیل کی وہ آیت تھی جو کہتی ہے کہ اونٹ کے لئے سوئی کے ناکے سے گذرنا آسان کام ہے لیکن دولتمند لوگوں کے لئے بہشت میں جانا ممکن نہیں۔ دریں صورت ممکن نہیں تھا کہ عیسائی مذہب دولت کا ہتھیار اپنے پھیلاؤ کے لئے استعمال کر سکتا۔ اس لئے قدرتاً اس کے پیرو کاروں نے وہ ذریعہ اپنی بڑھتی کے لئے استعمال کئے۔ جو کہ ایک غریب جوشیلے گروہ کے لئے ممکن تھے۔ سب سے زبردست طریقہ جو انہوں نے برتا وہ یہہ تھا۔ کہ دو ڈھائی سو اس والے سادہ زندگی بسر کرنے والے اور دھرم پر نثار ہونے والے آدمی میدان میں آئے جنہوں نے مسیح کی سولی کو کندھے پر رکھکر اس کے نام کا پرچار دیش ودیشانتر میں کیا نمونہ کے طور پر ہم ان میں سے دو آدمیوں کا ذکر کرنا چاہتے ہیں جن میں سے ایک تو عیسےٰ کی موت کے بعد جلدی ہی کام کرنے لگا۔ اور دوسرا چوتھی صدی عیسوی میں نکلا۔ ان دونوں پرچارکوں کی زندگی کا مطالعہ ظاہر کریگا کہ مذہب عیسوی کے موجودہ اور گذشتہ مشنریوں میں کتنا بھاری فرق ہے اور وہ لوگ جنہوں نے اس مذہب کا پرچار کیا۔ وہ کیسے جانباز۔ بے غرض اور سادہ تھے پہلا شخص جس کی مثال ہم پیش کرنا چاہتے ہیں۔ اس کا نام پال ہے۔ یہہ شخص مسیح کے مرنے کے بعد عیسائی بنا۔ اور مذہب تبدیل کرنے کے تیس سال بعد میدان میں کام کرنے کے لئے نکلا۔ اس کی بابت لکھا ہے کہ جتنے مسیح کے کل حواریوں نے عیسائی بنائے۔ ان سے زیادہ شخص اس اکیلے آدمی نے اس مذہب میں داخل کئے۔ ایک اور صاحب اس کی بابت لکھتے ہیں کہ اگر پال نہ ہوتا تو مذہب عیسوی موجودہ شکل میں آج نظر نہ آتا۔ اس کے پرچار کا طریقہ قابل پیروی ہے۔ اس کو رسے بٹنے اور تنبو بنانے کا ہنر آتا تھا۔ اس لئے جہاں پرچار کے لئے جاتا۔ وہاں ایک دوکان اس کام کی نکال لیتا۔ دن بھر میں صرف اتنا کام کرتا۔ جو کہ اس کے بھوجن آدمی کیلئے کافی ہو سکے۔ بعد ازاں دوکان بند کر کے پرچار کے کام میں مشغول ہو جاتا۔ اس طرح ایک شہر میں کام کرتا رہتا تھا۔ حتی کہ کافی تعداد وہاں ایسے لوگوں کی ہو جاتی جو اس کے بعد پرچار کے کام کو جاری رکھ سکیں پال ایسے لوگوں کی ایک سبھا بنا کر اس شہر سے چل اور نزدیک کے دوسرے شہر اور دیش ودیشانتروں میں گھوما۔ جگہ جگہ پر اس نے گرجے بنوائے۔ سوسائٹیاں قائم کیں اور آخر انطاکیہ اور افسس وغیرہ سے ہوتا ہوا روما پہنچا۔ جہاں کہ اس کو اس جرم کا مجرم گردانا گیا۔ کہ وہ لوگوں میں فساد برپا کرتا ہے۔ روما ہی میں وہ آخر جان بحق ہوا۔ یہہ پختہ طور پر کہنا ممکن نہیں کہ اس کی موت مذہبی شہادت تھی یا قدرتی تھی۔ کیونکہ تاریخ اس کی بابت صاف طور پر کچھ نہیں کہتی۔ ہاں اتنا ضرور ہے کہ اس نے اپنے مذہب کے پرچار میں بڑا بھاری حصہ لیا۔ ہزاروں بندگان خدا کو اس نے عیسائی بنایا۔ جنہوں نے اس کی موت کے بعد اسی سرگرمی سے کام کیا۔ جیسا کہ وہ خود کرتا تھا۔

دوسرا شخص جس کے متعلق ہم خاص طور پر آج ذکر کرنا چاہتے ہیں عیسائی دنیا میں بان پرست آشرم کا موجب ہوا ہے مختصر حالات اس شخص کے حسب ذیل ہیں۔

انتھنی مصر کا ایک شریف زادہ تھا۔ بچپن ہی میں والدین کا سایہ اس کے سر سے اٹھ گیا۔ ایک دن گرجے میں وعظ سنتے ہوئے انجیل کی یہ آیت اس کے کان میں پڑی۔ ”اگر تو کامل ہونا چاہتا ہے تو جا اپنا مال واسباب بیچ اور

روپیہ غربا میں تقسیم کردے تو تجھے بہشت میں خزانہ ملیگا انیتھنی نے سمجھا کہ یہہ آیت خاص اسی کے لئے پڑھی گئی ہے اس لئے وہ فوراً اس پر عمل کرنے کے لئے گھر پہنچا اپنے سب اسباب کو بیچ روپیہ جو ملا۔ کنگالوں میں بانٹ جنگل کی راہ لی۔ بہت دیر ایکانت سیون کیا۔ اپنے مذہب کے بزرگون کی سنگت کی۔ اور پرماتما کی یاد گار میں دن کاٹے۔ آہستہ آہستہ جب لوگوں کو معلوم ہوا کہ ایک بھگت اس جنگل میں رہتا ہے۔ جو دن بھر پرماتما پوجن اور انجیل کے پڑھنے میں مصروف رہتا ہے تو گروہ در گروہ لوگ اُس کے پاس آنے شروع ہوئے یہانتک کہ کئی نوجوان اس بات کے لئے کوشان ہوئے کہ انیتھنی انہیں اپنا چیلا بناکر اسی راہ پر ڈالدے جس پر کہ وہ خود چل رہا تھا۔ اس مصلحت کے لئے اس نے آشرم بنائے جن میں کئی لوگ گھر بار چھوڑ کر رہنے لگے۔ یہ آشرم شہروں سے میلوں دور عموماً کسی ندی کے کنارہ پر ہوتے تھے۔ سوائے عبادت الہیٰ کے وہ کچھ حصہ دن کا ٹوکریاں بنانے اور چٹائیاں بننے میں خرچ کرتے تھے۔ تاکہ یہ چیزیں بیچ کر اپنی روزی کما سکیں۔ اس سالوں بھر تپسیا کرنے کے بعد یہہ لوگ شہروں اور دیہاتوں میں گھوم کر اپنے مذہب کا پرچار کرتے تھے۔ ان کے متعلق لکھا ہے کہ وہ سال بھر روزے رکھتے تھے سوائے اتواروں اور چند ایک دنوں کے ان کی خوراک روکھی سوکھی روٹی اور پانی تجربہ نے یہہ سکھا دیا تھا۔ کہ ۱۲ اونس (ڈیڑھ پاؤ) روٹی دن بھر میں کھانے سے ان کی زندگی اور کام کرنے کی طاقت قایم رہ سکتی ہے۔ اس لئے اس سے زیادہ نہیں کھاتے تھے۔ بہت تھوڑا سوتے تھے۔ اس قسم کی محنت کش زندگی بسر کرنے کا پھل یہہ تھا کہ ان کی عمریں لمبی ہوتی تھیں۔ اور بیماری ان کے نزدیک تک نہیں آتی تھی بلکہ میں دو دفعہ یہ لوگ عبادت کے لئے اکٹھے ہوتے تھے باقی وقت تنہائی میں پرستش کرتے تھے۔ غرور کو دور رکھنے کیلئے فرمانبرداری ان کے لئے لازمی قرار دیگئی تھی۔ اس لئے اپنے بزرگوں کے سامنے بچوں کی طرح رہتے تھے۔

پاٹھک یہ لوگ تھے۔ جنہوں نے مذہب عیسوی کا پرچار کیا اور جن کی محنت کا ثمرہ آج مذہب مذکور کے پیرو بھوگ رہے ہیں۔ اس لئے جب کبھی آپ کے دل میں اپنے پیارے ویدک دھرم کے پھیلانے کا خیال پیدا ہو تو یاد رکھیں کہ آپ کو بھی پال اور انیتھنی کی طرح کام کرنا ہوگا۔ ورنہ اگر آجکل کے پادری صاحبان کی تقلید ہی پر اکتفا کیا۔ تو یاد رکھیں کہ آپ کے دھرم کا باہر پھیلنا تو کجا اپنے دیش میں بھی پورے طور پر نہیں پھیل سکیگا ضرورت اس وقت یہہ ہے کہ ایک بڑی بھاری تعداد ایسے آدمیوں کی دھرم کے کام کو اپنے ہاتھ میں لے جو تپسیا کے بل سے پریپورن ہوکر پرماتما کی بھگتی میں اپنے آپ کو رنگیں اور دنیا کے سب جھگڑوں سے علیحدہ ہوکر دھرم کے لئے جنہیں لوگ دھرم کی خاطر اپنے پران تیاگیں۔ پرماتما کرے کہ ایسا ہی ہو۔

(آریہ گزٹ)

ڈاکٹر کلوپس صاحب ایڈیٹر کرسچن ہیرلڈ

امریکہ جس کے نام نامی سے غالباً تمام اس ملک کے لوگ واقفیت رکھتے ہیں جنہوں نے قحط کے ایام میں اس ملک کی قابل قدر مدد کی تھی اور گورنمنٹ سے بھی انکو شکریہ ادا ہوا تھا وہ پھر اسی کام میں مصروف ہوئے ہیں لیکن ابکی دفع چین کی خاطر۔ ایک جہاز نامی بوفرد میں ہزارہا بلکہ لاکھوں منہا اناج کا غلہ لدواکر بھیجا ہے۔ وہ لوگ جنہوں نے یہہ مدد چین کو پہنچائی ہے یہی ہیں۔

جو اناج خرید کیا گیا ہے اُسکی لاگت ۴ لاکھ پچاس ہزار تک پہنچی ہے۔ اُس کے علاوہ اور بھی خوراک کی قسمیں بھیجی جارہی ہیں۔

آج کل مسٹر اور مسز ہیلی صاحبان ان مشنون

کا ملاحظہ کررہے ہے جن کے متعلق کوڑھیوں کے لئے مشن جاری ہیں۔ انکی رپورٹ سے معلوم ہوتا ہے کہ کیسی عمدہ خبرگیری ان بیچارے مصیبت زدہ لوگوں کی بذریعہ مشن ہو رہی ہے ان کے لئے نہ صرف رہائشی مکان ہی موجود ہیں نہ صرف کی پرورش کی جارہی ہے بلکہ ان کے بدنوں کی تکالیف کو دوا اور خدمت کے ذریعہ سے کم کیا جاتا ہے اور اُن کی روحانی بہبودی مدنظر رکھی جاتی ہے تاکہ بدن کے دکھ میں انکو روحانی اطمینان پہنچے۔ اس کے متعلق ایک انگریزی اخبار لکھتا ہے کہ کوڑھیون میں مشن کا کام جاری دیکھکر بہت کی اعلیٰ فضیلت اور کمال خوبی نظر آتی ہے۔ کوئی اور مذہب ایسا دنیا میں دیکھا نہیں گیا ہے جو انسان کے نہایت ہی گرے ہوئے پہلو اور نہ تک پہنچا اور وہاں سے اسکو اٹھائے مسٹر ہیلی صاحب لکھتے ہیں۔ کہ ان دو رافتادوں کے رہنے والے اور خوش چہرے دیکھکر خواہ مخواہ یہہ سوال دل میں اٹھتا ہے کہ یہہ لوگ کیوں ایک جگہ رہنے میں خوش ہیں بجائے اس کے کہ دنیا میں گشت لگاتے پھریں۔ وہ تو چہار دیواری جیل خانہ میں بند نہیں کئے گئے ہیں اور نہ انپر کوئی پہرہ نگران ہے پھر وہ کیوں اُنہی جگہوں میں رہنا پسند کرتے ہیں۔ اسکی وجہ یہہ ہے کہ سچی محبت اور ہمدردی نے انکو گرویدہ بنا رکھا ہے۔

امیر صاحب کی سیاحت ہند میں گورنمنٹ انگلشیہ کا تیس لاکھ اٹھاسی ہزار پانسو روپیہ خرچ اٹھا۔

ایران میں قومی والینٹر ملک کی حفاظت کے لئے بھرتی ہورہے ہیں۔ اور ان کی تعداد روز مرہ بڑھتی جارہی ہے۔ اب تک بیس ہزار نوجوان داخل ہوچکے ہیں۔

نہر سویز سے جو سالانہ نفع وصول ہوتا ہے اُسکی مقدار

مراسلات

آریہ سماجونکی ہمت اور اُنکے نام کھلی چٹھی

رسالہ کے لئے دیکھو گذشتہ اشاعت میں آگیا مضمون لکچر تو ترقی قوم برائے نام تھا در پردہ روی سخن مسلمانی و مقدس مسیحی مذہب کی طرف تھا۔

آخر شِ ہمارے جناب ہیڈ ماسٹر صاحب اِن غلط الفاظ و تعصب سے بھرے ہوئے جملوں کو سنکر مجبوری بمعہ کُرسی کو ساتھ لیکر جلسے کے باہر آگئے۔ اور مینے کیدار ناتھ صاحب کو باہر بولاکر کل کی نسبت دریافت کیا کہ کب مباحثہ ہوگا فرمانے لگے کہ کل ۹ سے لیکر ۱۱ بجے تک۔ آپ ہی لوگوں کے اعتراضات کیلئے ہے۔ میں نے کہا کہ آپکو معلوم ہے کہ کل اتوار ہماری عبادت کا دن ہے خصوصاً اُس وقت ہم گرجا میں ہونگے۔ پس کیونکر آسکتے ہیں البتہ گیارہ کے بعد حاضر ہو سکتے ہیں اور آپکی تحریر کے بموجب میں کل شرائط مباحثہ لکھکر آپکی خدمت میں ارسال کرونگا یہہ کہکر وہاں سے رخصت ہوکر رات کو ذیل کا خط لکھکر اُنکی خدمت میں ارسال کیا وہ خط یہہ ہے:-

عنایت فرمائے بندہ جناب کیدار ناتھ صاحب تسلیم!

سب سے بہتر تو یہی تھا کہ شرائط مباحثہ حاضرین مجلس کے روبرو طے ہو جاتے اس صورت میں وہ تمام حضرات جو اس وقت موجود ہونگے طرفین کے سوال و جواب الجواب سے اور نیز یہہ کہ سایل و مجیب میں سے کون خلاف ورزی کرراہے پورا حظ اُٹھا سکتے تھے۔ چونکہ آپ اسکو منظور نہیں فرماتے اور تحریراً فیصلہ چاہتے ہیں تاکہ وقت ٹل جاوے تاہم اس صورت میں بھی راضی ہے بشرطیکہ شرائط فیصلہ شدہ کو پبلک میں مشتہر فرما دیں تاکہ طرفین کو خلاف ورزی کا موقع نہ ملے۔ آپ تحریر فرماتے ہیں کہ "رفع اعتراضات کا وقت ۹ سے گیارہ بجے تک کا ہوگا"۔ بندہ نواز یہ عرصہ تنگ تو ایک اعتراض کے لئے جولانگاہ کیلئے بھی بس نہیں ہو سکتا بلکہ یہہ وقت قلیل بیان کرنے کے لئے بھی کافی نہیں فضلاً عن اعتراضات میری رائے میں ہر ایک مباحث کو کم از کم ۲ گھنٹے دیجانے تب جاکے کچھ نتیجہ برآمد ہوگا۔ اب میں ان شرائط کا ایک شمہ (کیونکہ زیادہ شرائط میں وقت زیادہ لگتا ہے اور یہاں قلت وقت کی شکایت ہے) جو طرفین کے لئے مفید ہوگا ذیل میں درج کرتا ہوں۔ گر قبول افتد زہے عز و شرف (ورنہ نیوگ کی جے)

(۱) طرفین کے دل تعصب سے بالکل پاک صاف ہوں اور جو امر حق ہو اس کے قبول کرنے میں کچھ بھی تامل نہو۔

(۲) ایک ایسا بیغرض اور طرفین کے مذہب سے علیحدہ حکم ہو جو مقدمات طرفین کا بخوبی فیصلہ کر سکے۔ میرے خیال میں اس کام کے لئے اسسٹنٹ سول سرجن صاحب جو مذہب کے برھمو ہیں زیبا ہیں۔

(۳) طرفین کا جواب تحقیق ہو الزامی کا مجیب خود مختار ہے:-

(۴) خارج البحث مسایل اسوقت تک زیر بحث نہیں آسکتے جب تک مسئلہ مبحوث عنہ کا فیصلہ نہو جائے۔

(۵) طرفین کی تقریر تحریر کی جائے اور ہر ایک اپنی تقریر پر بمعہ گواہوں کے دستخط کریں۔

(۶) اثنائے تقریر میں یا مباحثہ کرنے میں اور کسی کو تقریر یا مباحثہ کرنے کا مجاز نہو گا سوائے اُس شخص کے جو اس کام کے لئے منتخب ہوا ہے۔

(۷) ایک روز قبل مباحثہ کے اشتہار دیجائے کہ فلاں اور فلاں شخص میں فلاں تاریخ کو بشرط بشرائط ذیل مباحثہ ہوگا۔

(۸) مباحثہ نہایت باتہذیب اور شائستہ الفاظ میں ہوگا:-

غالباً شرائط بالا طرفین کے لئے کافی و وافی ہونگے زیادہ لکھنے کی ضرورت نہیں از برائے مہربانی جو صاحب آپ لوگونکی طرف سے جو مباحث مقرر ہو جاوے اس کے نام سے اس حقیر کو اطلاع دیں فقط مشتاق سلطان محمد ۱۰ مارچ سنہ ۱۹۰۶ء۔

عنایت فرمائے بندہ تسلیم!

بڑی خوشی کی بات ہے (کیوں خوشی نہو مباحثہ سے بھاگنے کا پورا اہتمام ہو چکا ہے) آپ تشریف لے آئے اور ہم بھاگ جاوینگے) اور شرائط مباحثہ آج ہی طے کر لیجئے (راضی کیونکر ہوے ابھی تک تو تحریری فیصلہ پر آپ زور دے رہے تھے۔ چونکہ شرائط میں پیچ نکالنا اور مباحثہ نہ کرنے کا بندوبست ہو چکا ہے لہذا ظاہراً برائے نام راضی ہوے ہیں) اسمیں وقت بھی کافی ہے تاکہ آج ہی اطلاع ہو جاوے (کہ آریہ سماج کے پاس نیوگ کی نسبت ایک بھی دلیل نہیں) اور کل (یعنی قیامت میں) مباحثہ ہونے میں کوئی دقت نہ ہو (سوائے گریز کے) جیسا کہ آپ نے تحریر فرمایا ہے کہ ایک روز پیشتر (آریہ سماج بھاگنے کی) اعلان کی ضرورت ہے۔ آپکا کیدار ناتھ۔ ۱۰ مارچ سنہ ۱۹۰۶ء:-

اُن کے اس خط کو پڑھتے ہی بمعہ چند اصحاب کے وہاں گئے۔ اور اُن کے سب سے بڑے مہاراج پنڈت وشنانند سرسوتی صاحب دام نیوگ ہمارے شرائط پر خاص توجہ مبذول فرماکر شرط نمبر (۱) کی نسبت بہل جھڑنے لگے کہ دل کا حال تو خدا ہی جانتا ہے ہم کیا سمجھ سکتے ہیں کہ کس نے تعصب (یعنی تعصب اُن سے جدا نہیں ہو سکتا) چھوڑ دیا ہے ممکن ہے کہ دل میں اور ہو اور زبان میں اور" مینے کہا کہ مہاراج جو بے ایمان ہوتے ہیں وہ ایسے کیا کرتے ہیں مجھکو ہرگز یہہ امید نہیں کہ آپ بھی ایسے کیا کرتے ہیں۔ اور اگر آپ کا یہہ خیال ہے تو مباحثہ بالکل بیفائدہ و لاحاصل ہے

مہاراج ہنسکر اس شرط کو منظور فرمایا۔

مہاراج کو تو اعتراض کرنا بھی نہیں آتا کہ منگلی (منطقی) پلاپسی (فلاسفی) کس طرح اعتراض کرتے ہیں اس شرط پر یہہ اعتراض ہو سکتا ہے کہ جب طرفین کا دل تعصب سے پاک صاف ہو اور امر حق کے قبول کرنے میں ذرا بھی تامل نہو تو حکم کی تقرری کی کیا ضرورت ہے۔ جس کا یہ ہے کہ حکم کے فیصلہ کے قبول کرنے میں خصوصاً اور بالمقابل کے دلایل پر عموماً تعصب نہو۔ کہئے مہاراج عقل بڑی یا بیوگ۔ (باقی آیندہ)

راقم سلطان محمد از باندہ

درخوست حافظ احمد مسیح بخدمت جناب نواب لفٹنٹ گورنر بہادر پنجاب

جناب عالی۔ میری سماعت سے اشتہار سررشتہ میونسپل کمیٹی شہر دہلی مورخہ ۹ مارچ سنہ ۱۹۰۷ء جس سے جملہ قصابان کو تنبیہ کیا جاتا ہے گذرا۔ اُس کے چند نمبروں پر میں بحث کرونگا۔ اور اپنے آنریبل جناب لفٹنٹ گورنر بہادر پنجاب کو اس طرف رغبت دلاونگا۔ کہ اُس کے قواعد میں نرمی کرکے رعایا سے منصف مزاج کرم گستر فرمایا۔ درس عادل کا نعرہ بلند کرائیں اشتہار مذکورہ کے نمبر دو میں ذکر کیا گیا ہے ورشہ شہر کے شارع عام بازاروں اور دیگر مقامات میں گوشت نہیں فروخت کیا جائیگا سوائے شہر کے اون خاص خاص مقامات کے جہاں گوشت فروشی کے واسطے کمیٹی لائسنس عطا کرے عالی جاہا شارع عام کیساتھ دیگر مقامات کا شامل کرنا سراسر بے انصافی ہے اور اس کے ساتھ اس کا ذکر کر دینا۔ جہاں گوشت فروشی کیواسطے کمیٹی لائسنس عطا کرے لوہی بھاری ظلم کا تازیانہ ہے۔ یہہ عبارت اس طرح ہونی چاہئے سوائے شارع عام بازاروں کے جملہ گلی کوچہ مسلمانوں اور عیسائیوں اور دیگر گوشت خوروں میں گوشت فروشی کی بدستور عام اجازت ہے۔ ورنہ قید خصوصیت خاص خاص مقامات سے قصابوں کو دوکانوں کا میسر انا غیر ممکن ہے کس لئے کہ وہ مالکان جائداد کرایہ بمقدار زیادہ طلب کرینگے جسکے وہ بیچارے متحمل نہو سکینگے۔ اس لئے خصوصیت اور تقرر مقامات کمیٹی کے اختیار میں ہونا چاہئے خصوصیت موقوف کرائی جائے۔ ورنہ خصوصیت کے ساتھ ہی اُن مقامات کے نام اور شرح کرایہ بھی اشتہار میں ظاہر کرنا چاہئے تھا سو ایسا نہیں کیا گیا۔

اور اشتہار مذکورہ کے نمبر پانچ میں بیان کیا گیا ہے دوکاندار یا اُس کا نوکر گوشت کو کسی بازار میں سے یا شارع عام میں سے سوائے اُسکو پاکیزہ اور صاف برتن میں رکھنے اور اسپر کپڑا اوڑھانے اس طرح پر کہ گوشت پاس سے گذرنے والے آدمیوں کو دکھائی نہ دیسکے اور کسی طرح پر نہیں لیجانے پاویگا"۔

اس عبارت مذکورہ میں ایسے سخت شرائط اور قیود لگائے گئے ہیں جس سے معلوم ہوتا ہے کہ قصابوں کو ایک طرح کی دقت میں پھسانا مقصود ہے۔ ورنہ ارشاد ہوکر پاکیزہ اور صاف برتن سے کیا مراد ہے آیا وہ برتن سونے کا ہو یا چاندی کا یا تانبہ پیتل کا اور محاورہ میں جھاوے کے ٹوکرہ کو برتن کہا نہیں جاتا اور قصابوں اور نجو کے استعمال میں جھاوے کا ٹوکرہ ہی آتا ہے۔ اور وہ کم بخت ابتدا ہی میں خواہ نیا ہو یا پرانا مستعمل ہو یا غیر مستعمل بد رنگ اور بودار ہوتا ہے لہذا برتن کا نام بتانا ضرور ہوا ورنہ سرکاری پیادہ جھاوے کے ٹوکرہ والا قصاب کو فوراً گرفتار کریگا کہ یہہ بوطر برتن میں گوشت لئے جاتا ہے۔

اور کیسا ہی برتن صاف ستھرہ کیوں نہو گوشت ڈالتے ہی اُس کے خون وغیرہ سے کچھ نہ کچھ آلودہ ہو جاتا ہے بدنیوجہ صاف نہونے سے ہر وقت بیچارے قصاب سرکاری پیادوں کے شکار بنے رہینگے اسکی تدبیر ارشاد ہو اور اسی طرح پر ہر ایک کپڑا ڈھانپنے سے فوراً وہ کچھ نہ کچھ خون اور رطوبت گوشت میں آلودہ ہو کر نشان ظاہر کرتا ہے جس سے ہر شخص پاس گذرنے والا تمیز کر سکتا ہے کہ اسمیں گوشت ہے لہذا قصاب ہر وقت سرکاری پیادوں کے طعمہ رہے۔

اور قصاب ہر وقت گوشت کا کام کرتے رہتے ہیں اور کپڑا میں سوائے ذبح کے وہ خود گوشت کے ٹکڑہ یا پارچہ اور اُسکی صفائی وغیرہ کرتے رہتے ہیں اس وجہ سے اُن کے کپڑوں پر نشان خون و رطوبت گوشت نمایان ہوتے ہیں اور وہ ہی بیچارے گوشت کو اپنے سر پر اوٹھا کر لاتے ہیں سو ان علامات سے ہر ایک شخص پاس سے گذرنے والا تمیز کر سکتا ہے۔ کہ گوشت والا گوشت لئے جاتا ہے اور وہ کہہ سکتا ہے کہ مجھے گوشت دکھائی دیا لہذا ہر ایک قصاب اپنی روزی روٹی کمانے سے ملزم ٹھہرا۔

میں امید کرتا ہوں کہ حضور میرے معروضہ پر غور فرما کر قصابان کو بدستور قدیم اجازت گوشت فروشی کی عطا فرماوینگے اور ان بیچاروں نہد بھی ناراضگی چھوڑکر رضامندی ظاہر کرتے ہیں۔ فقط

عرض

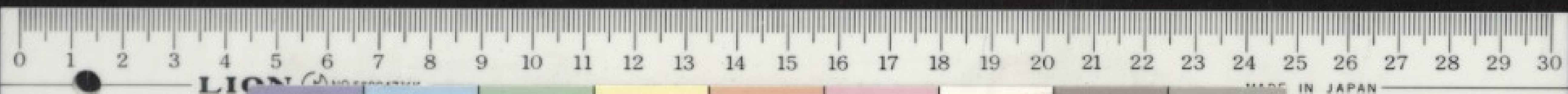
فدوی حافظ احمد مسیح واعظ ایس۔ پی۔ جی۔ مشن دہلی مورخہ ۲۰ مارچ سنہ ۱۹۰۷ء بذریعہ ڈاک

تم مریم جان گئیں کہ میں کیوں اسکو بیچاری کہتی ہون۔ میں نے کہا۔ ہان جی مینے خوب
طرح سے سمجھ لیا۔ اور مجھے افسوس ہے کہ میں اُسکی کہانی سے پیشتر واقف نہ تھی نہیں تو
مین اُس سے اور بھی زیادہ بات چیت کرنے کی کوشش کرتی۔ اِس بات کو سنکر جینانے
کہا کہ وہ تو ہمارے گھر کے نزدیک ہی رہتی ہے اور اکثر ہمارے یہاں آیا جایا بھی کرتی
ہے۔ کیونکہ وہ دور سے میرے باپ کی رشتہ دار ہے۔ اور چونکہ وہ بہت نیک مزاج
ہے اِس لئے میرے ماں باپ بھی اُسکو اکثر بلا لیتے ہیں۔ میں بولی کیا خوب۔ اب تو
میں اُس سے ملنے اور اُس کے ساتھ رفاقت پیدا کرنے کے لئے بہت منتظر رہونگی
اور امید رکھتی ہون کہ یہہ خوشی میری مجھے جلد حاصل ہوگی۔ پھر جینانے کہا کہ لیڈی
سیمور کو تم نے کیسا سمجھا۔ میں نے جوابدیا کہ بہتر تو یہی ہے کہ تم مجھ سے دریافت نہ کرو
کیونکہ شاید میری رائے تمہاری خلاف اور تمکو ناپسند ہووے۔ مگر سچ پوچھو۔ تو میں اُسکو
بالکل پسند نہیں کرتی اس کے چہرہ سے غرور اور تندی پائی جاتی ہے اور اُسکی گفتگو کا
طریق ایسا ہے کہ جس سے دور ہی سے آدمی کو لرزہ آجاوے بلکہ جیسے آدمی برف کے
پڑجانے سے تھرتھرا اُٹھتا ہے ویسے ہی اسکی بات چیت سے۔ وہ بولی میں تم سے
بالکل متفق الرائے ہون میں بھی اسکو پسند نہیں کرتی ہون۔ گو کہ وہ ہمکو بہت دنوں
سے جانتی ہے اور ہمارے اُس کے درمیان سلسلہ آمدورفت کا بھی جاری ہے مگر تاہم
ہم میں سے کوئی بھی اُس کو نہیں چاہتا۔ خیر اب اُسکو تو جانے دو اور دوسروں کا ذکر کرو
عزیز جینا براہ مہربانی تم اور لوگون کی نسبت اب مجھ سے کچھ نہ پوچھو کیونکہ ممکن ہے
کہ ایسے سوالون کے جواب میں میں بلا سوچے سمجھے اور غور کے کسی شخص کی نسبت ایسی

کیا اور باجہ پر بیٹھ کے گانا شروع کیا۔ اُس کی آواز بہت ہی عمدہ اور طریق گانے کا ایسا
جیسا کہ اچھے تعلیم یافتہ راگیوں کا ہوتا ہے تھا۔ سب لوگ اس کے گانے کو سنکر وجد
میں آکر خوش ہوئے اور ایسے غور سے سنتے رہے کہ اگر کہیں کمرہ میں سوئی بھی گرتی
تو آواز سن لیتے۔ اس کے گانے کا لہجہ اُسکی آواز کا رس اور بولوں کی شیرینی ایسی
دلکش تھی کہ خواہ مخواہ ہر ایک کے دل کو لوبھاتی تھی۔ جب اس نے راگ کو ختم کیا تو
سب نے بہت زور سے خوشی کے مارے اپنی اپنی شکر گذاری ظاہر کرنے کے لئے
تالیان بجائیں۔ اُس کے بعد مس جانسن نے گایا۔ وہ بھی ویسا ہی عمدہ تھا۔ اور
فی الواقعہ انہوں نے اُسی شام ایسی نزاکت اور رسیلی سروں سے گایا تھا کہ مینے کبھی آگے
نہ سنا تھا۔ اِس کے بعد مجھ سے گانے کو کہا گیا مگر میں اپنے دل میں بلمقابل ایسے
خوش لایق گانیوالون کے شرمائی اِس واسطے منکر ہوئی مگر میرا انکار کب اور کہاں
منظور ہوتا تھا۔ مس جانسن میرے پاس دوڑی آئیں اور ہاتھ پکڑ کر بڑی منت
سے کہنے لگین کہ عزیز مریم ضرور چلو۔ میرے پسندیدہ گیت کو گا دو۔ یعنے وہی۔

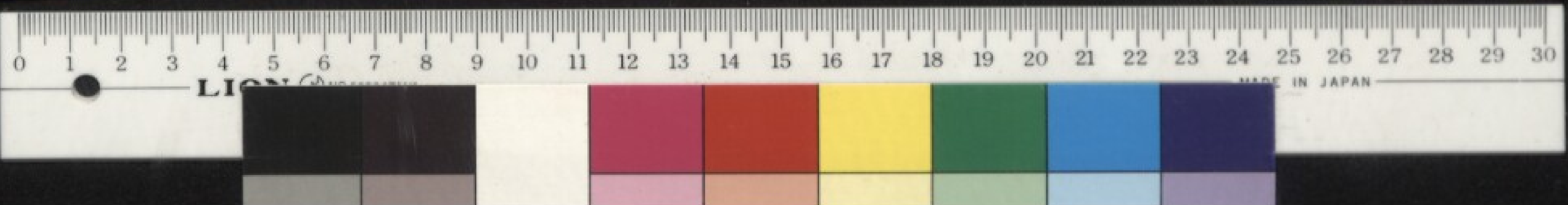
” جیسا سونے کو ضروری ہے پرکھنا آگ سے ویسا ہی ضروری ہے میرے دلکو
پرکھنا تکلیف سے “۔

اِس صورت میں بغیر گائے پھر چھٹکارا کہان تھا۔ میں اُٹھکے باجہ پر بیٹھکر گانے لگی
جب گا چکی تو مسٹر ہنسن میرے پاس آکر کہنے لگا کہ یہہ کیسا عمدہ راگ ہے۔ نہ صرف اُسکی
سُر اور آپ کا لہجہ بلکہ اُس کے پر از معنے اور باریکی کے خیالات قابل تعریف ہیں۔ کاش
ہم لوگ اُس کے معنے کو درست طور پر سمجھیں اور جس طرح سونا آگ سے تاکر خالص اور



صاف ہو جاتا ہے ویسے ہی ہمارے دل بھی تکلیف میں پڑنے سے پاک اور برو بار بن جائیں۔ کچھ دیر تک تو بیٹنے کوئی جواب بھی نہ دیا۔ پھر مینے کہا کہ ہاں بے شک آپ نے سچ کہا کہ بلا تکلیف کے ہم خالص نہیں ہو سکتے۔ یہہ ایک کامل آزمائش ہمارے ایمان اور محبت کی ہے۔ جو اس میں پڑکر پورا اترے وہی مبارک اور سچا ہے۔ اتنا میں کہہ ہی رہی تھی کہ میجر سٹین نے پھر دوبارہ سبھوں کی درخواست پر دوسرا گیت گایا کہ وہ بھی ویسا ہی عمدہ تھا بلکہ اُس سے بہتر تھا اس کے آخر کے یہہ بول ہیں کبھی نہیں بھولتی"۔ میں کیونکر جانتی کہ تو ایسا بیوفا ہو جائیگا" جب اُس نے اس راگ کو ختم کیا تو لیڈی سیمور جو کہ اُسی شب کی مجلس میں سب سے معزز لیڈی تھیں دستور کے موافق سب سے پہلے رخصت ہونے کو اُٹھی۔ مسٹر جانسن اُن کے ساتھ باہر گئے۔ اُنکا اُٹھنا گویا باقی کی مجلس کے لئے اشارہ ہوا۔ غرضیکہ سب صاحب با اجازت رخصت ہوکر اپنے اپنے گھروں کو گئے۔ یقین ہے کہ سب کے دلوں میں موافق میرے دل کے خیال گذرا ہو گا کہ ایسی خوشی کی شام یعنے شام کے تھوڑے گھنٹے اور کبھی کم کٹے ہوں گے

دوسرے روز صبح جب میں حسب دستور جینا کے کمرہ میں گئی تو پہلا سوال اُس کا مجھ سے یہی تھا کہ بھلا مریم بتلاؤ کہ تم اُن بی بیوں کو جو رات کو آئی تھیں کیسا سمجھتی ہو مینے کہا کہ میری رائے اُنکی نسبت یہہ ہے کہ جو لیڈی (بی بی) میرے پاس بیٹھی تھی اس کا چہرہ نہایت ہی پیارا تھا کہ جسکو ہر شخص دیکھکر یقیناً پسند کرتا ہو گا۔ او۔ تمہارا مطلب نورا کا ہے۔ سچ ہے۔ ہر کوئی بیچاری نورا کو پسند کرتا ہے۔ مینے پوچھا کہ جینا تم اُس کو بیچاری کیوں کہتی ہو۔ وہ بولی اس لئے کہ اس نے بہت مصیبت دیکھی ہے۔ مینے پوچھا کہ کس طرح کی۔ تب اُس نے کہا کہ جب وہ اٹھارہ برس سے کم تھی تو اُس کے ماں باپ نے ایک پلٹنیا صاحب سے اس کی نسبت کردی تھی۔ کبھی کبھی قبل اُس کے کہ وہ اپنی پلٹن کا امتحان دے نہ چکا نورا کے باپ کے گھر آتا جاتا تھا اور نورا کے ساتھ جیسے کہ منگیتروں کے ساتھ بیٹھنے اور گفتگو کرنے کا دستور ہے ملا کرتا۔ اور چونکہ وہ خوش شکل اور نیک مزاج کا جوان آدمی تھا اس لئے نورا کی اُس کے ساتھ بہت محبت ہو گئی تھی۔ لیکن افسوس کہ جب وہ امتحان دے چکا اور نامی پلٹن میں بھرتی ہو گیا تو اپنے باپ کے پھسلانے سے اس نے ایک امیر اور خاندانی لڑکی کے ساتھ شادی کرنا منظور کر لیا اور نورا کے ساتھ شادی کی بات چیت توڑ ڈالی ہرگز بیچاری نورا کو اُس شخص سے ایسی امید نہ تھی۔ بلکہ جب اُس کے باپ نے اس بات کی اسکو اطلاع دی تو وہ یقین نہ لائی۔ مگر جب ایک چٹھی اُس کے ہاتھ کی لکھی ہوئی اُس کے نام آئی تو اسکو یقین آیا کہ وہ کس طرح کا دغاباز اور بیوفا نکلا۔ اس امر کے وقوع میں آنے سے اوس کے دل کو ایسا صدمہ پہنچا کہ جسکو وہ کبھی نہ بھولی باوجودیکہ اور شخصوں نے اُس کے ساتھ شادی کرنے کی درخواستیں دیں لیکن اس کے دل نے پھر آیندہ اس بات کا سننا بھی گوارا نہ کیا۔ اُس کے دل پر اسلی محبت کا ایسا نقش ہو گیا تھا کہ جیسے پتھر پر لکیر۔ آخر کار جب اس نے دیکھا کہ اُس کے والدین اسکی کسی دوسرے شخص کے ساتھ شادی نہ کرنے سے ناراض اور فکرمند ہوتے ہیں تو اس نے اُن سے منت کرکے کسی اسکول میں استاد کی خدمت پر نوکری منظور کرلی تاکہ اپنی بقیہ عمر اوروں کی بھلائی و فائدہ پہنچانے میں بسر کرے اور شادی بیاہ کا نام بھی نہ سنے۔ اتنو



اشتہارات

امیر کیونکر بنتے ہیں؟

یورپ امریکہ جرمنی کے ۲۱ کروڑ پتیوں کے دولتمند ہونیکا از خود انکی بانی و دیگر مفید دستکاریان جوایک کتاب میں درج ہیں کیسے مفید کام ہم مفید مند کا قیمت معہ محصول ڈسٹ آنے اگر اشتہار کیموافق نہ ہو تو دام واپس

المشتہر ایم محمد شفیع کاتب مشن پریس لودیانہ پنجاب

ضرورت

مشن ہائی سکول شہر انبالہ کے لئے مفصلہ ذیل ماسٹروں اور مدرسوں کی ضرورت ہے۔

(۱) ایک ماسٹر جو انگریزی کا سینیر سرٹیفکیٹ رکھتا ہو یا جو انڈر گریجویٹ ہو اور انگریزی کی لیاقت کے علاوہ تاریخ جغرافیہ میں بخوبی واقفیت رکھتا ہو یا کوئی گریجویٹ ہو تنخواہ ۴۰ روپیہ ماہوار۔

(۲) کنڈر گارٹن کا ایک مدرس تنخواہ ۱۵ سے ۲۰ روپیہ ماہوار تک۔

(۳) ایک بائیبل ٹیچر جو کم از کم اینٹرنس پاس شدہ ہو تنخواہ ۱۵ روپیہ ماہوار۔

(۴) دو مدرس جو جونیئر ورنیکلر سرٹیفکیٹ رکھتے ہوں تنخواہ ۱۲ روپیہ ماہوار۔

کام کے عمدہ اور پسندیدہ ہونیکی صورت میں ترقی کی امید دلائی جاتی ہے۔

درخواست کنندگان اپنی درخواستیں معہ نقول اسناد بخدمت جناب منیجر صاحب مشن ہائی سکول انبالہ شہر کے نام بھیجدیوین۔

ضرورت

امریکن مشن ہائی سکول بنارس کے لئے ذیل کے استادون کی ضرورت ہے۔

(۱) ایک ہیڈ ماسٹر جسکی تنخواہ ایکسو پچیس روپیہ ماہوار ہوگی معہ آیندہ ترقی کے۔

(۲) دو ماتحت استاد جنکی ماہوار تنخواہ پچیس روپیہ فی کس ہوگا۔ مسیحی کو۔ اور جنے ٹریننگ کالج کا سرٹیفکیٹ حاصل کیا ہو پانچ روپیہ ماہوار علاوہ تنخواہ کے ملیگا۔

ہیڈ ماسٹر شپ کے لئے صرف مسیحی گریجوایٹ ہی درخواست دین۔ اور جو ماتحت استادی کے لئے درخواست دیں ضرور ہے کہ وہ انٹرنس پاس یا سکول فائینل اگزامینشن پاس کیا ہو اور انگریزی اور ریاضی میں خوب مہارت رکھتا ہو۔ کل درخواستین بنام پرنسپل آنی چاہئیں

مخزن مسیحی

یہ ایک پندرہ روزہ مسیحی پرچہ ہے جو رومن اردو و انگریزی زبانون میں مسیحی کارندوں کی خاطر شائع ہوتا ہے اس کا مدعا ہے کہ بڑے بڑے مبشران انجیل اور کلیسائی کارندون کے قلم سے نکلے ہوئے مضامین کے ذریعے مسیحی کارندوں کی علمی استعانت کرے نیز مختلف مشن سٹیشنون کی کلیسیائی خبرین اسمیں خصوصاً درج ہوتی ہیں سنڈے سکول اور کرسچن اینڈیور کے کامون سے متعلق ہر قسم کی ضروری توجہ دی جاتی ہے۔

شرح چندہ کی حسب ذیل ہے

عوام سے			؎	سالانہ
اگر تنخواہ	پچاس	روپیہ کم ہو	عہ	"
"	پچیس	" "	عہ	"
"	پندرہ	" "	۱۲ر	"
ادنیٰ ترین نرخ			۱۲ر	"

نمونہ کا پرچہ درخواست پر روانہ کیا جاتا ہے۔ درخواستین ذیل کے پتہ پر ہونی چاہئیں۔

المشتہر

پروفیسر پی۔ ایچ۔ ایڈورڈز الہ آباد

پربسبٹیرین بیواؤں و یتامیٰ کا فنڈ

یہ فنڈ ۱۸۴۴ء میں قایم ہوا ہے تین سو سے زیادہ اشخاص اس میں شریک ہو چکے ہیں ساٹھ سال کے عرصہ میں اس فنڈ کی طرف سے ۲۵ بیوگان اور خاندانوں کو ۵۰ ہزار روپے سے زیادہ پنشن دی گئی ہے یہہ رقم اُس کل رقم سے نو ہزار روپیہ زیادہ ہے جو چندہ دہندگان سے وصول ہوا ہے اس وقت اس فنڈ میں چالیس ہزار پانسو روپیہ سے زیادہ خزانہ میں موجود ہے اس فنڈ کا نرخ کمی اور اس قسم کے فنڈوں سے بہت ارزان ہے۔ ہند کا ہر ایک مسیحی مرد اور عورت اس فنڈ میں شامل ہو سکتا ہے مردوں کو پیرانہ سالی میں مستورات کو بیوہ کی حالت میں اور بچوں کو یتامیٰ میں اس فنڈ سے پنشن ملتی ہے۔ صرف ایک پیسہ کا کارڈ بھیجنے پر پراسپکٹس روانہ کیا جاتا ہے۔

المشتہر

پادری والٹرجے کلارک صاحب ایم اے منیجنگ ڈائرکٹر نولکھا لاہور

دستور العمل نورافشاں

قیمت سالانہ از اہل شہر سے اخبار بغیر ضمیمہ ۲؍ معہ ضمیمہ ۳؍

" " معہ محصولڈاک " " ۲؍۸ " ۳؍

قیمت ہر حالت میں پیشگی لی جائیگی۔

پلیگ کا فوری علاج بذریعہ تار برقی

جسکے موجد کو بصلئہ کامیابی علاج و تدابیر طاعون

حضور لفٹنٹ گورنر صاحب بہادر صوبہ پنجاب نے منجانب گورنمنٹ عالیہ مبلغ دو سو روپیہ انعام عطا فرمایا +

اور

صاحب ڈپٹی کمشنر بہادر ضلع لاہور نے بمنظوری گورنمنٹ عالیہ چاندی کا تمغہ عنایت کیا +

جو ابتک کسی دیسی طبیب کو نہیں ملا

علاوہ ازیں

موجد کی علمی و طاعونی تحقیقات کا بڑے زور سے اعتراف کرکے

منفصلہ ذیل مقتدر یورپین صاحبان تصدیق فرماتے ہیں

عموماً جنابان یورپین سول سرجنان و میڈیکل افسران و دیگر صاحبان انگریز افسران سول و ملٹری و حکام گورنمنٹ وغیرہ خصوصاً

جناب کرنیل ... صاحب بہادر ... افسر لاہور - جناب کرنیل ... صاحب بہادر ... جناب مسٹر ... صاحب بہادر ... جناب مسٹر ... ڈپٹی کمشنر لاہور جناب ... جناب کرنیل ... صاحب بہادر ... [illegible]

ہز ہائینس سری مہاراجہ صاحب بہادر والئے ریاست پٹیالہ - وغیرہ وغیرہ

اس عجیب و غریب علاج کی حکمی کامیابی یہ ہے کہ :-

فوراً بذریعہ تار برقی لاکھوں جانوں کو ہلاکت سے بچا لیا

چنانچہ اس وقت خداوند کریم شافئے مطلق کے فضل و کرم سے قریباً ہندوستان بھر میں غالباً کوئی صوبہ کوئی ریاست کوئی شہر کوئی قصبہ کوئی قریہ کوئی مقام ... نہ ہوگا کہ جہاں ... [illegible] ... موجود نہ ہوں +

مشتے نمونہ از خروارے

[illegible]

باوجودیکہ طاعون سخت مہلک و سریع النفوذ ایک متعدی مرض ہے

[illegible] ... اناڑی نیم حکیموں کے دام تزویر میں پھنسکر ... [illegible] ... لطف تو یہ ... [illegible]

اس طوفان بے تمیزی کو دیکھکر

[illegible]

تا تریاق از عراق آوردہ شود مار گزیدہ مردہ شود

[illegible] ... علاج والی دوا کہ جس کا نام

اکسیر شفا دافع طاعونی وبا

بذریعہ تار برقی ..... فی الفور ..... بلحاظ حفظ ما تقدم

[illegible]

اول [illegible] **دوم** [illegible]

سوم [illegible] **چہارم** [illegible] **پنجم** [illegible]

قیمت اکسیر شفا دافع طاعونی وبا

[illegible]

اسکے علاوہ

[illegible]

ملنے کا پتہ :- مینیجر کارخانہ حاجی الحرمین الشریفین ڈاکٹر حکیم غلام نبی زبدۃ الحکماء لاہور



؁ اشتہار ؁

اس سال میں انڈیپنڈنٹ سکول یونین کا سالانہ امتحان ۲۰ جولائی پر ہوگا۔ امتحان ۱۹۱۶ء کے پہلے چھ ماہ کی سنڈے سکول سبقوں پر لیا جائیگا۔ سوال کے پرچے انگریزی اور اردو اور ہندی اور کئی اور زبانوں میں چھپینگے نیز تقریری امتحان اور تحریری امتحان کے لئے درجے کے پرچے پنجابی زبان میں بھی چھاپے جائینگے جن کسی پنجاب کے سنڈے سکول کو سوال کے پرچوں کی ضرورت ہو وہ پادری فرینک جے نیوٹن صاحب سے منگوالیں جن کا پتہ جالندھر شہر ہے جو سنڈے سکول پنجاب سنڈے سکول یونین میں شریک نہ ہوں انکو پرچوں کے لئے تھوڑی سی قیمت دینی پڑیگی ۔

دن آگئے جلد منگائیے

ڈاکٹر برمن کی تیار کردہ

قوت کی گولیاں

بائیس برس سے تمام ہندوستان میں مشہور ہو رہی ہیں قوت دینوالی مشہور دوائیں فاسفورس شکنہ ڈامینا ملاکر یہ گولیاں بنتی ہیں۔ مغز پٹھے رگ اور خون کو طاقت دینے کا دعوےٰ رکھتی ہیں زیادہ محنت جوانی کی خرابی دیے اعتدالی خواہ کسی وجہ سے ہو رقت ہو ان گولیوں کے استعمال سے اول ہی روز سے فائدہ ظہور میں آتا ہے بدن میں قوت اور مزاج میں گرمی سی معلوم ہونے لگتی ہے چہرے پہ رونق اور جوانی میں ضعیفی کی سی حالت سے ٹوٹے ہوئے جسم میں دوبارہ جوش لاتی ہے قیمت تیس گولیوں کی شیشی دو ہفتہ کی خوراک کا ایک روپیہ ہے محصولڈاک ایک سے چار شیشی تک پانچ آنے ہے۔

امتحاناً نمونہ کی گولیاں بلاقیمت دیجاتی ہیں

استعمال کے اول ہی روز سے اپنا فائدہ دکھاتی ہیں خود امتحان کیجئے اگر آپ بلاقیمت انکی آزمائش کرنا چاہیں تو صرف محصولڈاک کیواسطے ۱؍ روپیہ کا ٹکٹ بند لفافہ میں بھیجئے اور اسی خط کے اندر اپنے خواہ دوا دوستوں کے نام و پتہ سے صاف طور سے لکھ بھیجئے پتہ لکھنے میں مقام ڈاکخانہ و ضلع ضرور لکھئیگا ۔

المشتہر
ڈاکٹر ایس کے برمن نمبر ۵-۶ تارا چند دت اسٹریٹ کلکتہ

۳ # بجلی کے ساتھ کمزور اور سست کا علاج ؁

آجکل کے اکثر نوجوان بوجہ بدصحبت کے اپنے ہاتھوں سے اپنی طاقت و ضایع کرکے بہت کمزور ہو گئے اس بُرے فعل سے آدمی کے پٹھوں کی طاقت ماری جاتی ہے اور بدن میں چستی نہیں رہتی پٹھے اور رگیں کمزور ہوجاتی ہیں اور انسان اولاد پیدا کرنے کے لایق نہیں رہتا ہے یہ برا کام آدمی کو اسقدر شرمندگی دلاتا ہے کہ جس سے کئی بزدل خودکشی کرلیتے ہیں۔ اس خراب کام سے دل دماغ جگر گردہ مثانہ وغیرہ سب ضعیف ہو جاتے ہیں دماغ کا خلل شروع ہو جاتا ہے دل کمزور ہو کر دھڑکنے لگ جاتا ہے بزدلی پیدا ہو جاتی ہے ضعف دماغ سے سر میں چکر آنے لگتے ہیں بات کو بھول جاتا ہے آنکھوں کی کمزوری چہرہ کی رونق کی اور بدن اس قدر ضعیف ہو جاتا ہے کہ ذرا سی آواز سے دل دہل جاتا ہے انسان حیران پریشان اکثر رہتا ہے معدہ اور آنتوں کی کمزوری سے بدہضمی دائمی اور قبض کی شکایات اکثر رہتی ہے غرضیکہ اس نامراد علت سے وہ وہ مصیبتیں پیش آتی ہیں جنکو بیچارہ بیمار ہی جانتا ہے۔ ایسی ردی حالت دیکھکر حال کے داناؤں نے اس مرض کا سب سے اعلیٰ علاج بجلی کے ذریعہ کیا ہے بجلی ذرا سست اعضا کے اندر گھس جاتی ہے اور جاتے ہی اسکو گرم اور ہشیار کردیتی ہے جنہوں نے بھی دیسی بجلی منگوائی ہے اور عرصہ ۵ سال سے بیماروں کا علاج کرتے ہیں تین ہزار کے قریب بیماروں کا علاج کرچکے ہیں۔

ہم نے اس علاج سے بہتر اور کوئی علاج خیال نہیں کیا جو لوگ یہاں سے دور رہتے ہیں ان کے واسطے برقی سٹ مکمل بھیجا جاتا ہے جو بجلی کا سا ہی کام دیتا ہے۔ اور اس سے رگوں کا تر پانی نکل جاتا ہے پھر ایک اور طلاء لگایا جاتا ہے جس سے پٹھے موٹے اور سخت ہو جاتے ہیں اور ایک شیشی مقناطیسی گولیوں کی ساتھ ہی ہوا کرتی ہے اس کے کھانے سے بہت باہ پیدا ہوتی ہے سارے برقی سٹ کی قیمت جسمیں برقی طلاء طلاء مالش کرنے والا اور چوب برقی مقناطیسی تینوں چیزیں مع ترکیب استعمال ہے تین روپیہ آٹھ آنے میں ملتی ہیں جو آدمی ہم کو اپنے پاس بلاکر علاج کرادے وہ سیکنڈ کلاس ریلوے گاڑی کا کرایہ مع فیس فی کس پانچ روپیہ روزانہ ارسال کردے ہم ۲۴ گھنٹے کے اندر علاج کرکے واپس آجاینگے جو آدمی یہاں علاج کرانے آئیں وہ بجلی لگوانے سے پہلے ایک ڈبیہ مومیائی ضرور ہی کھالیں تاکہ چربی اور طاقت بڑھجاوے اور جلد فائدہ حاصل ہو قیمت فی ڈبیہ ایک چھٹانک مومیائی ۱۲؍ مع محصولڈاک ۔

نوٹ۔ آجکل ہماری دیکھا دیکھی بہت سے لوگوں نے بجلی کا سفوف برقی گولیاں وغیرہ اشتہار دینا شروع کردیا ہے۔ اُن کے دھوکے سے بچنا چاہئے۔

طبی اخبار سورج پرکاش کا نمونہ مفت دیا جاتا ہے۔

باہر سے آنے والوں کی رہایش کا خاطر خواہ انتظام کیا جاتا ہے ۔

المشتہر

فتح چند حکیم عمدۃ الحکماء سند یافتہ مالک سورج پرکاش میڈیکل ہال امرتسر پنجاب

میرے کا سرمہ

مصدقہ جناب اسسٹنٹ کیمیکل اگزامنر صاحب بہادر گورنمنٹ پنجاب

معزز انگریزوں میڈیکل کالج کے پروفیسروں نامور ڈاکٹروں والیان ریاست اور ولایت کی یونیورسٹی کے سند یافتہ یورپین ڈاکٹروں نے بعد تجربہ اس سرمہ کی تصدیق فرمائی کہ یہ سرمہ امراض ذیل کیلئے اکسیر ہے ضعف بصارت تاریکی چشم دھند جالا پڑوال غبار پھولا سبل سرخی ابتدائی موتیا بند پانی جانا خارش وغیرہ معزز ڈاکٹر اور حکیم بجائے اور ادویہ کے آنکھوں کے مریضوں پر اب اس سرمہ کا استعمال کرتے ہیں چند روز کے استعمال سے بینائی بہت بڑھ جاتی ہے اور عینک کی بھی حاجت نہیں رہتی بچے سے لیکر بوڑھے تک کو یہ سرمہ یکساں مفید ہے قیمت اس لئے کم رکھی ہے کہ عام و خاص اس سرمہ سے فائدہ اٹھا سکیں قیمت فی تولہ جو سال بھر کیلئے کافی ہے مبلغ دو روپیہ میرہ کا سرمہ اعلیٰ تم نمبر ۱ مبلغ تین روپیہ خالص میرہ فی ماشہ میں روپیہ مصری سرمہ فی تولہ ۴ خریدار بذریعہ خط درخواست کیوقت اخبار کا حوالہ ضرور دیں۔ نقلی و جعلی میرے کے سرمہ کے اشتہاروں سے بچنا چاہئے ۔

المشتہر

پروفیسر سردار بیا سنگھ آہلووالیہ مقام بٹالہ ضلع گورداسپور پنجاب

ان سے بڑھکر اور کیا معتبر شہادت ہو سکتی ہے؟

(۱) میں بڑی خوشی سے تصدیق کرتا ہوں کہ میرے کا سرمہ جو سردار بیا سنگھ آہلووالیہ نے ایجاد کیا ہے بڑی بیش قیمت اور مفید دوا ہے بالخصوص مفصلہ ذیل امراض کے لئے بمنزلہ اکسیر ہے آنکھوں سے پانی کا بہت جانا دھند سوزش ہر قسم جسکو آنکھ آنا بھی کہتے ہیں جلن اور کمزوری نظر ناخنہ باہر اور اندر کی جھلی کا زخم اور آنکھ سے پیپ کا گرنا چونکہ اس سرمہ میں کوئی مضر کیمیاوی شے نہیں اس لئے ہر کسی کو اس کا استعمال مفید ہے مفصلات میں جہاں ڈاکٹروں کا ملنا مشکل ہے وہاں ایسی مفید دوا کو ضرور پاس رکھنا چاہئے اس لئے میں بلا شک و شبہ شہادت دیتا ہوں کہ مذکورہ بالا امراض کے لئے میرے کا سرمہ ضروری مفید ہے

راقم ڈاکٹر ایم بی سنگھ صاحب بہادر ایم ڈی۔ ایس سند یافتہ یونیورسٹی ایڈنبرگ (انگلینڈ) امرتسر۔

(۲) میں نے اور میرے بہت سے متعلقین نے میرے کا سرمہ جو کہ سردار بیا سنگھ آہلووالیہ نے تیار کیا ہے استعمال کیا نہایت ہی مفید پایا آنکھوں کے بیماروں کے لئے اکسیر کا حکم رکھتا ہے آنکھوں کو تر و تازہ رکھتا ہے اور بینائی کو طاقت بخشتا ہے درحقیقت یہ سرمہ بینائی کو قائم رکھنے کے لئے نہایت ہی مفید اور زود اثر ہے آجتک کبھی کوئی دوا اس سرمہ سے بہتر فائدہ بخش نہیں دیکھی۔

راقم آنریبل نواب محمد حیات خاں بہادر سی ایس آئی سابق ڈسٹرکٹ سشن جج قسمت جالندھر ممبر کونسل گورنر جنرل ہند۔

(۳) جناب سردار صاحب تسلیم۔ میں نے آپکا میرے کا سرمہ استعمال کیا میں تصدیق کرتا ہوں کہ عینک یہ کمزوری چشم کے لئے بہت مفید ہے میری آنکھیں بالکل کمزور تھیں لگاتار ایک پہر کام کرنے سے معذور ہو جاتا تھا اب میری یہ کیفیت ہے کہ صرف چار روز کے استعمال سے تین تین پہر بلکہ تمام دن اچھی طرح کام کر سکتا ہوں۔

راقم میاں خورشید محمد خاں خلف نواب لیفٹیننٹ محمد خاں صاحب بہادر رئیس اعظم بھوپال

(۴) مکرم بندہ تسلیم۔ میں آپ کے قابل قدر میرے کے سرمہ کو عرصہ پانچ سال سے استعمال کرتا ہوں حقیقت میں جیسا آپ نے اشتہار میں لکھا ہے اس سے بھی کئی درجہ بہتر ہے میں نے چشمہ کا لگانا بالکل چھوڑ دیا۔ اور اب بغیر چشمہ کے بخوبی لکھ پڑھ سکتا ہوں۔

راقم لالہ دھاکشن گورنمنٹ پنشنر مقام دہلی محلہ چوڑی گراں۔

(۵) میں نے میرے کا سرمہ جو سردار بیا سنگھ نے ایجاد کیا ہے ان مریضوں پر کہ جنکی آنکھیں بہت کمزور اور بیمار تھیں استعمال کر کے دیکھا مفید پایا۔ میری رائے میں خاصکر ان مریضوں کے واسطے جنکی آنکھوں سے پانی جاری رہتا ہے اور دھندلا غبار کمزوری نظر ہو یہ سرمہ نہایت ہی مفید ہے

راقم ڈاکٹر بیج لعل گھوس رائے بہادر ایل ایم ایس اسسٹنٹ سرجن و پروفیسر میڈیکل کالج لاہور حال آنریری سرجن گورنر جنرل ہند۔

پانچ ہزار روپیہ کا انعام

اگر کوئی شخص میرے کے سرمہ کی سندات میں سے جو قریب پچیس ہزار کے ہیں ایک کو بھی فرضی ثابت کر دے تو اس کو مبلغ پانچ ہزار روپیہ انعام دیا جائیگا۔ جو لاہور کے پنجاب بنک میں اسی مطلب کے لئے مارچ ۱۹۰۶ء سے جمع کیا گیا ہے۔

پادری ایچ گولکناتھ صاحب بی۔ اے ایڈیٹر و مینیجر نور افشاں ساکن پھلور کے لئے لودیانہ مشن سٹیم پریس میں زیر اہتمام دائمی برادرس کے چھپا